REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہار شنبہ

۲۳ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۱ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۱۱ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل بائیں بازو اور ٹانگ میں درد کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا دورۂ مغربی جرمنی و یوگوسلاویہ

ہر دو ممالک سے اور زیادہ قریبی ثقافتی اور اقتصادی تعلقات استوار ہونے کی توقع

کراچی ۱۰ جنوری۔ باخبر ذرائع نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورۂ مغربی جرمنی و یوگوسلاویہ کے نتیجہ میں ثقافتی اور اقتصادی لحاظ سے بون اور بلغراد کے ساتھ پاکستان کے تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ صدر ایوب راولپنڈی سے کل کراچی پہنچ گئے ہیں۔ وہ ۱۲ جنوری کو تہران اور بیروت کے راستہ بلغراد روانہ ہوں گے۔ وہ ۱۳ جنوری کو بلغراد پہنچیں گے۔ اور وہاں سرکاری دورہ مکمل کرنے کے بعد ۱۶ جنوری کو مغربی جرمنی روانہ ہو جائیں گے۔ اس امر کا کافی امکان موجود ہے کہ صدر ایوب کے متوقع دورہ کے بعد پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط ہوں گے۔ پاکستان اور مغربی جرمنی نے ۱۹۵۷ء میں ایک دوسرے کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے تھے۔ اس کے بعد سے دونوں ملکوں کے درمیان سفر کی سہولتیں بڑھانے کے پیش نظر ایک فضائی معاہدہ بھی عمل میں آچکا ہے۔ پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان ویزا کی پابندیاں بھی ختم کر دی گئی ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ دونوں میں پہلے ہی بہت قریبی نوعیت کے دوستانہ مراسم قائم ہیں۔

عراق میں عنقریب نیا آئین نافذ کیا جائے گا

بغداد ۱۰ جنوری۔ عراقی وزیر اعظم عبدالکریم قاسم نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں عنقریب نیا آئین نافذ کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ عراق میں کبھی بھی ایک پارٹی کی حکومت نہیں ہوگی۔ ملک میں مختلف پارٹیوں کا وجود ہی ہماری جمہوریت پسندی کا واضح ثبوت ہے۔ عراقی وزیر اعظم یوم افواج کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کرفیو کی پابندیوں کے خاتمہ کا اعلان کیا۔ جو جولائی ۱۹۵۸ء سے نافذ تھیں۔

عالمی بینک کے ماہروں سے بات چیت کا پہلا مرحلہ ختم

راولپنڈی ۱۰ جنوری۔ سندھ کے طاس کے ترقیاتی فنڈ کے استعمال کے بارے میں عالمی بنک کے نمائندوں اور پاکستانی افسروں میں بات چیت کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر ڈونلڈ کینیڈی کی زیر قیادت عالمی بنک کے ماہرین کی جماعت اب ۱۲ جنوری سے واپڈا کے ماہرین سے بات چیت کرے گی واپڈا کو متبادل تعمیرات کا کام کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

نمایاں قومی و ملکی خدمات کے صلہ میں
مکرم صفدر علی خان صاحب اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب کا — نیا اعزاز —

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو ایوانِ صدر کراچی میں نمایاں قومی و ملکی خدمات سر انجام دینے کے صلہ میں جن اصحاب کو تمغے اور دیگر اعزازات عطا کئے تھے ان میں مکرم صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب راشننگ آفیسر کراچی بھی شامل ہیں۔ مکرم م م صفدر علی خان صاحب کو ستارۂ خدمت اور مکرم احمد جان صاحب کو تمغۂ خدمت کا اعزاز عطا ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ ہر دو اصحاب کو یہ اعزاز مبارک کرے اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور قوم و ملک کی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں دو دلچسپ لیکچر

ربوہ ۱۰ جنوری۔ کل مورخہ ۱۱ جنوری بروز بدھ جامعہ احمدیہ کے ہال میں ٹھیک ساڑھے دو بجکر بیس منٹ پر مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ اور مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا "دورانِ تبلیغ کے بعض دلچسپ اتفاقات" پر اظہار خیال فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں

محمد شفیق قیصر الامین للجمعیۃ العلمیۃ

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کا تابوت
بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کر دیا گیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ربوہ

قادیان سے امیر جماعت احمدیہ تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ "حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا جنازہ قادیان پہنچ گیا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد ان کو بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۶۱ء ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اور ان کی دلی آرزو پوری ہوئی۔ درویشوں کو دعاؤں میں یاد رکھا جائے"۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۱/۶۱

محترم چوہدری شریف احمد صاحب اوجلوی وفات پا گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری شریف احمد صاحب اوجلوی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (حال رانا لمانگا سٹریٹ نسبت روڈ لاہور) ۵ جنوری ۱۹۶۱ء کی رات کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ان کے والد حضرت منشی عبدالمجید صاحب اوجلوی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ (باقی صفحہ ۲)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۱ جنوری ۶۱ء

مردم شماری

۱۴ جنوری ۱۹۶۱ء سے لیکر ۳ جنوری ۱۹۶۱ء یعنی ۲۰ دن تک پاکستان میں مردم شماری کی مہم جاری رہے گی مردم شماری کئی قسم کے قومی اعداد و شمار معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے یہی وجہ ہے کہ مہذب اقوام اس کی طرف خاص توجہ دیتی ہیں۔ اور کوشش کرتی ہیں کہ جو معلومات اس ذریعہ سے حاصل ہوں نہایت صحیح ہوں۔ اگرچہ مردم شماری کا اہتمام حکومتیں ہی کرتی ہیں تاہم اس کی کامیابی کا انحصار عوام کے تعاون پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر فرد اس میں خاص طور پر دلچسپی لے چنانچہ تمام مہذب ممالک میں یہی ہوتا ہے کہ عوام مردم شماری کرنیوالے کارکنوں کے ساتھ خاص طور پر تعاون کرتے ہیں۔

مردم شماری کا مطلب صرف یہی نہیں ہوتا کہ کسی ملک کے باشندوں کی تعداد معلوم ہو جائے بلکہ مردم شماری کے فارم میں بہت سی باتیں ہیں جو دریافت کی جاتی ہیں ان سب باتوں کے متعلق اعداد و شمار کو حکومتیں اور عوامی کاموں سے دلچسپی رکھنے والے ماہرین اپنے اپنے نقطۂ نظر سے کئی ضروری کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مردم شماری کے ذریعہ جو مختلف اعداد و شمار حاصل ہوتے ہیں ملکی اور قومی ترقی کے لئے ان کا جاننا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ حکومتیں جو منصوبہ بندیاں قومی ترقی کے لئے کرتی ہے ان کو سرانجام دینے کے لئے یہ اعداد و شمار بنیادی معلومات مہیا کرتے ہیں۔

اس طرح ظاہر ہے کہ مردم شماری ایک نہایت اہم قومی کام ہے عوام کو کارکنوں سے جو اس کام کے لئے لگائے گئے ہیں ہر قسم کا تعاون پیش کرنا چاہیئے تاکہ جو معلومات اور اعداد و شمار حاصل کرنے ضروری ہیں وہ صحیح صحیح حاصل ہوں کیونکہ ملک کی آئندہ ترقیوں کے لئے ایسے اعداد و شمار کی صحت خاص اہمیت رکھتی ہے۔

ہم جماعت احمدیہ کے افراد سے خاص طور پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ مردم شماری کے کام میں پوری پوری دلچسپی لیں اور صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ یہ بھی ملک و وطن کی ایک نہایت ضروری خدمت ہے جس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ چاہیئے کہ جس طرح اور جہاں جہاں احمدی دوست مدد دے سکتے ہیں ضرور مدد دیں۔

غلط فہمیوں کا ازالہ

ذیل میں ہم ملک نصر اللہ خاں کا چکیدۂ قلم ایک ادارتی نوٹ مطبوعہ ایشیاء مؤرخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۲ بجنسہ درج کرتے ہیں۔

”قادیانی جماعت (ربوہ) کا اخبار الفضل راوی ہے کہ اس جماعت کے امیر نے نئے سال کے آغاز پر ”تحریک وقف جدید“ کے سالانہ بجٹ کو ۱۲ لاکھ تک پہنچانے کی نصیحت کی ہے تاکہ :-

۱ ”اس کے ذریعہ کم سے کم
ایک ہزار معلم رکھے جا سکیں
جو اسلام اور احمدیت کی
تعلیم لوگوں تک پہنچائیں اور
ان غلط فہمیوں کو دُور کریں
جو ہمارے متعلق ان کے
دلوں میں پائی جاتی ہیں“

اور اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وقفِ جدید کا بجٹ ابھی نفرِ اسی ہزار کے گرد ہی چکر لگا رہا ہے۔

ہمیں قادیانی جماعت کی تحریک وقفِ جدید کی ترقی یا تنزل سے کوئی بحث نہیں مگر ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخر وہ کونسی غلط فہمیاں ہیں جن کو یہ معلم لوگوں کے پاس جا کر دور کریں گے۔

قادیانی تحریک کے متعلق ہماری معلومات یہ ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسی طرح کا ایک نبی و رسولؑ تسلیم کرتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث کرتا آیا ہے۔ اور ان پر جو شخص ایمان نہ لائے اس کے نزدیک وہ کافر ہے خواہ وہ سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہو اور اس تعلیم پر عمل کرتا ہو جو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جو قرآن میں اللہ نے نازل فرمائی۔

۲۔ قادیانی مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلقات نہیں رکھتے، اگر رکھتے ہیں تو بس اتنے جتنے مسلمان اہلِ کتاب کے ساتھ جن کو مسلمان کافر اور خارج از امت تصور کرتے ہیں۔

۳۔ وہ مسلمان بچوں تک کا جنازہ نہیں پڑھتے۔

۴۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح اور مہدی تسلیم کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ وہ امور ہیں جن کی بنا پر مسلمانوں میں اور قادیانیوں میں ایک خلیج سی حائل ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وقفِ جدید کے معلم مسلمانوں سے جا کر یہ کہیں گے کہ قادیانی جماعت کے یہ عقائد نہیں ہیں اور مسلمان خواہ مخواہ غلط فہمی کی وجہ سے ان سے بدظن ہیں؟ ”غلط فہمی“ دُور کرنے کی کوشش اگر لاہوری جماعتِ احمدیہ کرے تو اس کی کوشش کی ناکامی سے قطع نظر بہرحال وہ اس کا حق رکھتی ہے لیکن قادیانی جماعت کے عقائد کے بارے میں کونسی غلط فہمی ہے جسے دور کیا جا سکتا ہے۔ ”غلط فہمی“ تو اسے کہتے ہیں کہ کسی شخص کا دعویٰ اور تعلیم تو کچھ اور ہو اور لوگ اس سے کچھ اور معنی لے رہے ہوں!“

ملک صاحب نے اپنے اس اداریہ کا عنوان ”کونسی غلط فہمیاں؟“ رکھا ہے اور پوچھا ہے کہ

”آخر وہ کونسی غلط فہمیاں ہیں
جنکو یہ معلمؔ لوگوں کے پاس
جا کر دُور کریں گے؟“

اس کا صحیح جواب تو خیر احمدی معلمین جانتے ہیں تاہم یہاں ہم ملک صاحب سے اتنا ضرور عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ

”یہ معلمین لوگوں کے دلوں
سے جماعت احمدیہ کے متعلق
وہ غلط فہمیاں دور کریں گے
جو مثلاً ملک صاحب ان میں
پھیلانے کے لئے ادھار کھائے
ہوئے ہیں۔ اور جن کا ایک نمونہ
ملک صاحب کا خود یہ ادارتی
نوٹ ہے“

ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق اس نوٹ کے ذریعہ جو غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے وہ ہم مختصراً یہاں گنائے دیتے ہیں۔

(۱) آپ جماعت احمدیہ کو ”قادیانی جماعت“ (ربوہ) لکھتے ہیں۔ اس سے آپ لوگوں میں یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کوئی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ”قادیانی جماعت“ ہے حالانکہ قادیانی جماعت دنیا میں کسی جماعت کا نام نہیں ہے۔

(۲) آپ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ

”مرزا غلام احمد قادیانی کو
اسی طرح کا ایک نبی و رسولؑ
تسلیم کرتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پہلے مبعوث کرتا آیا ہے۔
ان پر جو شخص ایمان نہ لائے
اس کے نزدیک وہ کافر ہے
خواہ وہ سچے دل سے لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ
کا قائل ہو اور اس تعلیم پر عمل
کرتا ہو جو خاتم النبیین حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جو
قرآن میں اللہ نے نازل فرمائی“

ملک صاحب سراسر جھوٹ کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو امتِ محمدیہ کا ایک فرد سمجھتی ہے۔ اور ان کی نبوت کو آنحضرت صلعم کی نبوت کا ظل اور فیض مانتی ہے۔ اس طرح آپ کو صرف نبی نہیں بلکہ امتی نبی مانتی ہے جو مقام علمائے حق کے نزدیک ایک جائز مقام ہے۔ اور جماعت احمدیہ آپ کا انکار کرنے والے کلمہ گو کو امتِ محمدیہ سے خارج نہیں مانتی۔ اور نہ ان کو ایسا کافر مانتی ہے جو اسلام سے ارتداد کر گیا ہو۔ ہم مودودی صاحب اور ملک صاحب کو بھی مسلمانوں کی امت میں شامل سمجھتے ہیں۔ جماعت نے مسلمانوں کو ہمیشہ مسلمان کہہ کر خطاب کیا ہے کبھی انہیں کافر کہہ کر خطاب نہیں کیا خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔

(۳) ملک صاحب لوگوں میں یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اور کسی قسم کا تعلق ان سے نہیں رکھتے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ احمدیوں کی مسجدوں میں کوئی ایسا بورڈ آویزاں نہیں ہوتا جیسا کہ مثلاً بعض حنفی اور اہل حدیث کی مساجد میں ہوتا ہے کہ ”یہاں فلاں فلاں طریق سے نماز پڑھنی ہوگی ورنہ یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائیگا

(باقی ص۸ پر)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی وفات

از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

کل شام جب میں نے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی میت پر حاضر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ آپ کی یہ خاموشی محض ہمارے لئے ہے ورنہ آپ اب بھی اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

میری آنکھیں اس نظارہ کو نہیں بھول سکتیں جب ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میت میں گھوڑا گاڑی کے پچھلے پائیدان پر چوک وچوبند کھڑے تھے۔ اور بیدار خادم اور بیدار محافظ نظر آ رہے تھے۔ یہ میری پہلی ملاقات تھی جو میں نے محض اپنی آنکھوں کے ذریعہ کی تھی۔ آج تک کہ قریباً ترپن ۵۳ سال گزر چکے ہیں آپ کا گرویدہ چلا آ رہا تھا۔ مجھے بہت ہی خوشی ہے کہ آپ کی زیارت کا آپ کی زندگی کے آخری دنوں میں بھی مجھے موقعہ نصیب ہوا۔ میرا دل محبت کے جوش سے ان کے حجرہ میں لے گیا۔ جبکہ آپ مہمان خانہ ربوہ میں قادیان کی واپسی کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے شکر ربی کیا کہ عین وقت پر ملاقات نصیب ہوئی جبکہ آنمحترم نے محض ایک گھنٹہ بعد واپسی کے سفر پر روانہ ہو جانا تھا۔ یا یوں کہو کہ داغِ مفارقت دے جانا تھا۔ اس وقت کی ملاقات کے وقت جو کچھ یہ عاجز گویا ہوا وہ یہ تھا۔

"بھائی جی میں ابھی ابھی ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء کا الحکم پڑھ کر آ رہا ہوں اس اخبار میں آپ کی ضبط کردہ تقریر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤسا لاہور میں ۱۷ مئی کو فرمائی تھی درج ہے اس تقریر کو پڑھ کر میرے دل سے آپ کے لئے بہت دعائیں نکلیں"۔

میری یہ ملاقات قریباً ۵ منٹ رہی۔ اس سے زیادہ کی گنجائش نہ تھی کہ آپ کا سامانِ سفر باندھا جا رہا تھا۔

جب کل مجھے آپ کی وفات کا علم ہوا تو اگرچہ آپ کی جدائی شاق تھی۔ لیکن دوسری طرف میں آپ کی خوش بختی پر نازاں بھی تھا۔ اس عاجز کو جس طرح ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شام کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت وفات سے صرف بارہ تیرہ گھنٹے پہلے نصیب ہوئی تھی اسی طرح حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی زیارت بھی اپنی دلی محبت کی بناء پر وفات سے صرف دو روز پہلے نصیب ہوئی۔ ذالک فضل اللہ

حضرت بھائی صاحب جیسا کہ آں محترم کے صفاتی نام سے عیاں ہوتا ہے واقعی جماعت احمدیہ کے مرکز کے ساکنین کے لئے بھائی ہی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کرنا عین سعادت سمجھتے تھے۔ اور نہایت تندہی سے یہ کام سرانجام دیتے تھے۔ علاوہ اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری سفر لاہور میں آں محترم کو حضور کی معیت حاصل تھی۔ جو آپ کی خدمت گزاری کی قدر کا ثبوت ہے

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بہت سے ابتدائی سفروں میں شامل ہوئے۔ ۱۹۲۴ء کے سفر یورپ میں بھی بھائی صاحب شامل تھے۔ ۱۹۵۵ء میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آں محترم کو ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے بھائی صاحب نہ جا سکے۔

آپ نے اپنے نام کے ساتھ جو قادیانی کا لقب لگایا اس کو پورے طور پر نباہا۔ پارٹیشن کے بعد آپ برضا و رغبت درویشوں میں شامل ہو گئے۔ قادیان سے باہر آنے سے ہمیشہ گھبراتے تھے۔ مگر شوق دیدار حضرت مصلح الموعود آپ کو پاکستان لے آتا تھا۔ آپ کا یہ آخری سفر آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا خادم ہونے کی دلیل بن جاتا ہے۔ جبکہ ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ سفر کے لئے قادیان سے باہر نکلنا نہ چاہتے تھے۔ لیکن اپنی اہلیہ محترمہ کے منشاء کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے خیرکم خیرکم لاھلہ کا ثبوت بہم پہنچاتے ہوئے سفر کی صعوبت اختیار کر لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آخری سفر لاہور کے لئے اول اول تیار نہ تھے لیکن حضرت ام المومنین رضؓ کی خواہش کے مطابق آپ نے سفر لاہور اختیار کر لیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور میں وفات پا کر اپنے مخلصین کو آخری خدمت کا بہت موقعہ دیا۔ حضور کا جسد اطہر بٹالہ سے قادیان کندھوں پر لے جایا گیا۔ اور لاہور کے احمدی احباب کو نماز جنازہ پڑھنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح حضرت بھائی صاحب نے بھی بہت سے احباب کو اپنے میت کے لے جانے میں خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور آپ کا جنازہ شاندار طریق پر ربوہ میں پڑھا گیا اور پھر قادیان میں بھی پڑھا جائے گا۔ انشاء اللہ

خاکسار راقم کو آپ کی جدائی کا بہت صدمہ ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ ہمارے سفر یورپ ۱۹۲۴ء کے بارہ ساتھیوں میں سے ایک ساتھی تھے۔ جو ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ آں محترم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے آقا کا قرب نصیب کرے۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے۔ چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا میں ڈرتا ہوں ایک بُت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو گی۔ افلاطون کی فلاسفی اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت اور اطمینان نہیں دے سکے جو مومنوں کو حاصل ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو۔ اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا اسلام کا خدا اسے ضرور ہی نظر آ جائے گا۔ کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ۔ تاکہ الہام الٰہی کی وقعت کو کھو بیٹھو۔ جس کے بغیر نہ حقیقی تسلّی اور نہ اخلاقِ فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں۔"

(ملفوظات صہ ۶۱ و صہ ۶۲)

وقف جدید سال چہارم

تمام شہری جماعتوں کے عہدہ داروں سے درخواست ہے کہ وہ وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے احباب کے نام پیش کئے جائیں۔ نیز ساتھ ساتھ وصولی کا بھی انتظام فرماویں نقد وصولی اسم وار اخبار میں شائع کی جارہی ہے

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن ہاؤس میں متعدد جلسے اور تقاریر۔ معززین کی آمد

ہیگ یونیورسٹی میں لیکچر۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت

نائیجیریا کی تقریب آزادی میں امام صاحب مسجد ہالینڈ کی شرکت

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ

(۳)

حکومت نائیجیریا کی تقریب آزادی میں شمولیت

مشن ہاؤس ہیگوس کی طرف سے اس موقعہ پر مکرم جناب حافظ صاحب اور محترمہ ناصرہ زعرمان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جو مکرم برادرم جناب سیفی صاحب رئیس التبلیغ کی زیر نگرانی سرانجام پائی۔ اس تقریب میں جماعت لیگوس کی طرف سے آمدہ مہمانوں کو پر از اخلاص ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور تقاریر کی گئیں۔ اسی اجتماع میں جماعت لیگوس نے مکرم جناب شاہ نواز صاحب کو بھی خوش آمدید کہا۔ جو انہی دنوں تبلیغ کے سلسلہ مغربی افریقہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

نائیجیریا سے واپسی پر وہاں کے لوکل وزیر صاحب نے بطور اعزاز اپنے ملک کا ایک لباس اور دہاں کی صنعت کا ایک نمونہ تحفۃً مکرم حافظ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

نائیجیریا سے واپس ہوتے ہوئے آپ کو چند روز لنڈن مشن میں قیام کرنے کا موقعہ ملا جہاں مسجد فضل لنڈن میں نماز جمعہ پڑھانے کی توفیق آپ کو ملی۔ آپ کے اس قیام کے دوران برادر مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ لنڈن نے پر اخلاص مہمان نوازی کی نیز مکرم جناب امام صاحب اور دیگر بہت سے احباب جماعت نے مختلف رنگوں میں اپنے محبت بھرے برادرانہ جذبات کا اظہار کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مکرم جناب حافظ صاحب ہالینڈ واپس پہنچنے کے چند روز بعد ملیریا بخار کے باعث کئی روز تک صاحب فراش رہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ مکمل آرام ہے۔ آپ کی عدم موجودگی میں مشن کی نگرانی خاکسار کے سپرد رہی۔

دیگر مساعی

مذکورہ بالا جملہ مساعی کے علاوہ مقامی اگر تشاعت تالیف و اشاعت۔ جماعت کے ممبران کی تعلیم و تربیت۔ نماز جمعہ میں باقاعدگی گفتگو اور ملاقاتوں۔ ترسیل لٹریچر و خط و کتابت وغیرہ میں خاص مصروفیت رہی

تالیف و اشاعت

جماعت اور غیر از جماعت احباب کو مقامی حالات کے مطابق مسائل اسلامیہ اور تاریخی و علمی مضامین سے روشناس کرانے کے لئے مختلف مضامین کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ الاسلام اور ہالینڈ میں اسلام کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ ISLAM IN THE NETHERLANDS کے نام سے آٹھ صفحات پر مشتمل ہمارا دوسرا پمفلٹ شائع ہوا جس میں کتب حدیث اور ان کے امام اور جمع حدیث پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ پمفلٹ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تیار کیا گیا۔

اسی عرصہ میں ہمارے رسالہ "الاسلام" کا ماہ نومبر کا شمارہ نکلا جس میں چند آیات قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ۔ ۳۲ احادیث نبویہؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف کلام کا ایک ایمان افروز اقتباس۔ جماعت میں داخل ہونے کی شرائط اور مشن کے پبلک جلسوں کے اعلانات وغیرہ سائیکلوسٹائل کر کے شائع کئے گئے اور متعدد کاپیاں مختلف زیر تبلیغ اصحاب کو ارسال کی گئیں۔

امام صاحب کی نگرانی میں فرنچ لٹریچر کی تیاری کا کام شروع ہے۔ قرآن کریم کے فرانسیسی ترجمہ کی نظر ثانی ہو رہی ہے دیباچہ قرآن کریم کا فرنچ زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرانسیسی ترجمہ نظر ثانی مکمل ہونے کے بعد پریس میں زیر طبع ہے اور پروف ریڈنگ ہو رہی ہے۔

تعلیم و تربیت

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کی غرض سے جہاں تقاریر۔ خطبات جمعہ۔ مجالس علمیہ اور مضامین کی اشاعت کے ذریعہ توجہ کی جاتی رہی وہاں خاکسار انفرادی طور پر بھی قرآن پاک۔ نماز۔ عربی اور دیگر مسائل کے اسباق دیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دعاؤں کو بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

نماز جمعہ میں باقاعدگی

نماز جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی جس میں بعض اوقات احباب جماعت کے علاوہ دیگر حضرات بھی شریک ہوتے رہے۔ اکثر اوقات مکرم امام صاحب ہی نماز پڑھاتے رہے۔ آپ نے خطبات میں مختلف تربیتی اور تعلیمی امور کے متعلق خیالات کا اظہار کیا قرآن کریم کی آیات کی تشریح بیان فرماتے ہوئے حاضرین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف کلام سے بھی مختلف اقتباسات پیش فرمائے

مکرم امام صاحب کی عدم موجودگی میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب موصوف نے بھی چند بار ایمان افروز خطبات سے حاضرین کو نوازا۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں سائنسی ترقیات اور قرآن کریم کی تعلیمات کے موضوع پر روشنی ڈالی

بعض مواقع پر بتوفیق ایزدی خاکسار کو بھی نماز جمعہ پڑھانے کے مواقع ملے۔ جن میں اسلام اور احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر خیالات کا اظہار کیا گیا۔ فالحمد للہ۔

گفتگو اور ملاقاتیں

اس عرصہ میں مکرم جناب امام صاحب کو پبلک یونیورسٹی ہیگ کے ڈائرکٹر صاحب۔ پاکستان۔ متحدہ جمہوریہ عرب۔ ترکی اور ایرانی سفارت خانوں کے افسران سے ملاقات اور گفتگو کے مواقع ملے۔ نیز آپ نے ایران کے نئے آمدہ سفیر صاحب سے سفارت خانہ کبریٰ ایران میں جاکر ملاقات کی اور انہیں مسجد ہالینڈ کی مساعی برائے اشاعت اسلام سے متعارف کرایا اور سابق سفیر ایران جناب معتمدی صاحب کے مخلصانہ تعلقات سے آگاہ کیا۔ اس موقعہ پر خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ سفیر موصوف بڑی خوش خلقی سے پیش آئے اور دیر تک گفتگو کرتے ہوئے جماعت کی تبلیغی مساعی کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی فرماتے رہے۔ مشن کی طرف سے مکرم امام صاحب نے ان کی خدمت میں کتاب لائف آف محمدؐ بطور تحفہ پیش کی جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول فرمایا۔

مشن کے ماہانہ رسالہ الاسلام کے سلسلہ میں نیز فرانسیسی ترجمہ قرآن کریم و دیگر لٹریچر کی تیاری کے بارہ میں مکرم حافظ صاحب کو متعدد بار منتظمین پریس سے ملنا پڑا۔ خاکسار نے بھی اس سلسلہ میں معلومات کے لئے مختلف مطبع خانوں میں جاکر کارکنان سے ملاقات کی۔

ایک کٹر قسم کے عیسائی مکتب فکر "یہواہ وٹنس" کے دو واعظین سے مکرم امام صاحب کی دو دفعہ گفتگو ہوئی۔ خاکسار نے بھی ایک بار ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ دونوں واعظ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے مسکت استدلال کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور بڑے پادری صاحب سے مشورہ کر کے جوابات دینے کا وعدہ کر کے تشریف لے گئے۔

مشن کے پبلک جلسوں اور دیگر تبلیغی مساعی کے اعلانات و رپورٹوں کی اشاعت کے سلسلہ میں خاکسار نے متعدد بار اخباری مراکز میں جاکر منتظمین حضرات سے انفرادی طور پر ملاقاتیں کیں جو نتیجہ خیز ثابت ہوئیں۔

ایک کیتھولک پادری صاحب خاص طور پر مسجد تشریف لائے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے۔ خاکسار ان سے گفتگو کرتا رہا اور جملہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے مطلوبہ معلومات مہیا کیں۔

مذہبی گفتگو کے دوران خاکسار کے دریافت کرنے پر کہ آپ تثلیث اور الوہیت کے مسئلہ کو دوسرے لوگوں کے سامنے کن دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق ایمانیات میں دلیل اور عقل کو کچھ دخل نہیں۔ یہ صرف ایمان اور یقین کا مسئلہ ہے۔ اور ایک پوشیدہ راز ہے۔

اس عرصہ میں خاکسار کو احباب جماعت و دیگر زیر تبلیغ حضرات کے گھروں پر جاکر بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ جہاں مختلف اسلامی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور احمدیت کے مخصوص عقائد پر سوالات کا جواب دیا۔

ایک ڈچ ممبر نے چار عرب مسلمانوں اور ایک غیر مسلم ڈچ کو اپنے ہاں مدعو کر کے خاکسار کو بلایا۔ چنانچہ اس موقع پر اسلامی پردہ۔ تعدد ازدواج۔ اسلام میں نوروز کا مسئلہ وغیرہ موضوعات پر بحث ہوتی رہی۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے چچا جان ٹھیکیدار محمد دین صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ آمین

(مبارک احمد جمیل متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر رُوئداد

اجلاس منعقدہ ۲۸ر دسمبر بوقت ۲ بجے بعد دوپہر

مؤرخہ ۲۸ر دسمبر کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمع کر کے پڑھائیں جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کا آخری اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ پروگرام کے مطابق اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسگاہ میں تشریف لا کر احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمانا تھا۔ جلسگاہ جو گذشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع بنائی گئی تھی سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی بلکہ بہت سے احباب تو اندر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے باہر کھڑے تھے۔ سامعین حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور روح پرور وجاں بخش ارشادات سننے کے شوق میں سراپا انتظار بنے ہوئے تھے انتظار کی حالت میں سامعین کے ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ایک ایسا وجد آفریں منظر پیش کر رہی تھی کہ ہر شخص مجسم تصویر بنا زبانِ حال سے یہ کہہ رہا تھا کہ ؎

دیدار بھی کریں گے تقریر بھی سنیں گے
بخشے گا ہم کو اپنا قرب وجوار جلسہ

لیکن علالت اور ناسازیٔ طبع کے باعث حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں خود تشریف نہ لا سکے تاہم حضور نے اپنی رقم فرمودہ تقریر ارسال فرما کر احباب کو اُس خوان یغما اور روحانی مائدہ سے محروم نہ ہونے دیا جس سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے کا جذبۂ اشتیاق انہیں دیوانہ وار وقت سے بہت پہلے ہی جلسہ گاہ میں کھینچ لایا تھا۔ بایں ہمہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شرفیاب نہ ہو سکنے کے باعث احباب کو محرومی کے ایک شدید احساس سے دوچار ہونا پڑا جس سے ہر ایک کی طبیعت بھر آئی اور سوز وگداز کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ جس کے زیر اثر ہر شخص مجسم التجا بن کر دل ہی دل میں حضور اقدس کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں میں مصروف ہو گیا۔

ایک سابقہ تقریر کا ریکارڈ

محرومی کے اِس شدید احساس کے عالم میں ۲ بجکر دس منٹ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیرِ صدارت اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُس معرکۃ الآراء تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا جو حضور اقدس نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر "سیر روحانی" کے مسحور کن سلسلہ کے تحت "نوبت خانوں" کے عنوان پر ارشاد فرمائی تھی۔ احباب پر اُس وقت کچھ ایسی رقت طاری تھی کہ وہ پورے ایک گھنٹے تک یہ پُر معارف و روح پرور تقریر کمال درجہ محویت کے عالم میں سنتے اور سر دھنتے رہے۔

اس کے بعد مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے "کلام محمود" میں سے حضور ایدہ اللہ کی نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

اس قدر پُر درد و پُرسوز لہجے میں سنائی کہ ہر دل تڑپ اٹھا۔ سامعین کی اُس وقت یہ حالت تھی کہ اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے حضور کے اس منظوم پیغام کا ایک ایک لفظ دل میں اتر رہا تھا۔ سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور شدتِ جذبات کی وجہ سے بعض احباب کی تو ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

بعدہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا حضور کی طبیعت ناساز ہے اور پرسوں سے کچھ کھانسی کی بھی شکایت ہے اس لئے حضور آج یہاں تشریف نہیں لا سکے ہیں۔ تاہم حضور نے ایک مضمون نوٹ کرا کے احباب کو سنانے کے لئے ارسال فرمایا ہے جو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سنائیں گے۔ احباب توجہ سے سنیں۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے اِس اعلان کے بعد مکرم شمس صاحب نے حضور کی رقم فرمودہ روح پرور و جاں بخش تقریر نہایت جذبہ و جوش کے ساتھ اور نہایت پُر درد و پُرسوز لہجے میں پڑھ کر سنائی۔ ہزاروں ہزار سامعین جن کے دل اس مبارک موقع پر حضور کی زیارت سے محرومی کے زیر اثر پہلے ہی انتہائی گداز حالت میں تھے حضور کی یہ پُر معارف و پُر زور تقریر سُن کر بے اختیار تڑپ اٹھے۔ اُس وقت کونسی آنکھ تھی جو آنسو نہ بہا رہی تھی اور کونسا دل تھا جو آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر دنیا میں غلبۂ اسلام اور حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے متضرعانہ دعاؤں میں مصروف نہ تھا۔ سینے دھل دھل کر نور سے منور ہو رہے تھے اور نفوس تزکیہ کی دولت سے مالا مال ہو رہے تھے۔ ایک عجیب روح پرور سماں تھا جو فرش سے عرش تک چھایا ہوا تھا دنیا و مافیہا سے انقطاع کے باعث ہر شخص پر ایک وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ اور ہر دل یہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ ایک نئی زمین کے اوپر اور ایک نئے آسمان کے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے

اس تقریر کے دَوران میں ہی مکرم شمس صاحب نے وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز سے متعلق حضور ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام بھی پڑھ کر سنایا (حضور کا یہ پیغام اور حضور کی رقم فرمودہ یہ اختتامی تقریر دونوں علی الترتیب یکم جنوری ۱۰ر جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں)

صدارتی ارشادات

آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے صدارتی ارشادات کے طور پر احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگوں نے حضور ایدہ اللہ کا پُرزور روح پرور مضمون سن لیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ حضور کے ان ارشادات کے نتیجے میں آپ سب کے اندر ایک نئی روح پیدا ہو گی اور آپ نئے سال میں ایک نئی امنگ اور نئے ولولے کے ساتھ خدمتِ دین کی جدوجہد کا آغاز کر سکیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ حضور کی علالت سے جو بشریت کا ایک طبعی لازمہ ہے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض بدفطرت لوگوں نے جماعت کے خلاف نہایت درجہ مکروہ اعتراضات کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ یہ اعتراضات کچھ حیثیت نہیں رکھتے جماعت کا حامی خدا ہے وہ ہمیشہ اپنی قدرت اور رحمت کے نشان دکھاتا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا۔ دنیا والے عقلی گھوڑے دوڑاتے اور اعتراض کرتے چلے آئے ہیں لیکن خدا کی فعلی شہادت بتا رہی ہے کہ خدا کس کے ساتھ ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ اور فعال زندگی عطا کرے۔ اور اس نے حضور کے وجود میں ہمیں جو زبردست قیادت عطا فرمائی ہے اس کا سلسلہ جاری رہے آپ لوگ اِس یقین پر قائم رہیں کہ آپ کے لئے خدائی وعدوں کے مطابق بلند مینار پر چڑھنا مقدر ہے۔ آپ جماعت کی ترقی اور بیرونی ملکوں میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغوں کے لئے دعا کرتے رہیں اور بالخصوص افریقہ میں اسلام کے غلبہ کے لئے بھی دعائیں کریں وہ ایک سویا ہوا دیو ہے جو زمانہ دراز کی پستی اور اندھیرے کے بعد اب بیدار ہو رہا ہے۔ آپ دعا کریں کہ اسکی آنکھیں اسلام میں کھلیں نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلسے کی برکات کو لمبا کرتا چلا جائے۔ اور ہم سب کو ان برکات سے صحیح رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

پُرسوز اجتماعی دعاء

اس مختصر لیکن نہایت درجہ پُر اثر خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ یہ دعا بھی ایک خاص شان کی حامل تھی شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے اپنے قادر و توانا خدا کے حضور نہایت درجہ تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا میں مصروف تھے۔ خشوع وخضوع اور سوز وگداز کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ کی فضا ہچکیوں اور سسکیوں کی پُردرد آوازوں سے گونج رہی تھی۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہہ کر احباب کو واپس جانے کی اجازت دی۔ اس طرح دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ۶۹واں جلسہ سالانہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو سوا چار بجے سہ پہر کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

چندہ وقف جدید کی نقد ادائیگی کی پانچویں فہرست

نام	پیسے	روپے
ملک فضل احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۱۲	۳
اہلیہ مرحوم " "	۱۲	۳
نورالدین مرحوم " "	۱۲	۳
ملک نثار احمد پسر " "	۱۲	۳
مستری معراج الدین صاحب چک ۵۰ ج ب لائلپور	-	۵
مستری خلیل احمد صاحب "	۰	۶
مستری سائیں بخش صاحب "	۰	۶
چوہدری محمد ابراہیم صاحب "	۰	۶
" محمد شریف صاحب "	۰	۶
ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۸	۶
قریشی اقبال احمد صاحب "	۰	۳
چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر "	۲۵	۹
سید ارشاد احمد صاحب بخاری سیدوالی سیالکوٹ	۰	۶
محترمہ رفعت صاحبہ اہلیہ "	۰	۶
امۃ المجیب صاحبہ بنت میرزا منیر احمد صاحب لاہور	۰	۱۲
محمد نصیب صاحب عارف ہیڈ کلرک کوئٹہ	۱۹	۶
ذکیہ صاحبہ اہلیہ " "	۱۹	۶
بچگان " "	۱۲	۶
صوفی محمد ابراہیم صاحب پنشنر ہیڈ ماسٹر	۰	۶
اپنے خاندان کی طرف سے " "	۰	۴۸
چوہدری عبدالعزیز صاحب سلور گولبازار ربوہ	۵۰	۶
خواجہ عبدالکریم صاحب گولبازار ربوہ	۵۰	۶
بدرالنساء بیگم صاحبہ بیوہ عبدالغفور صاحب سانٹ اسپکٹر ~~دارالرحمت~~ وسطی [illegible]	[illegible]	۶
مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۷۵	۶
منجانب والدین مرحوم " "	۷۵	۶
" اہلیہ صاحبہ " "	۷۵	۶
" صالحہ بیگم طلعت " "	۷۵	۶
سید داؤد احمد صاحب ربوہ	۰	۶
بیگم صاحبہ " "	۰	۶
امۃ المصور بنت " "	۰	۶
قمر سلیمان احمد ابن " "	۰	۶
امۃ الواسع ندرت " "	۰	۶
عبدالستار صاحب منجانب جماعت اسلامیہ پارک ۔ لاہور	۵۰	۳۸
احمد خان صاحب چک ۳۳ جنوبی جھنگ	۱۲	۱۰
ملک محمد شفیع صاحب صدر دارالرحمت وسطی	۰	۶
اہلیہ مرحومہ " "	۰	۶
سید اعجاز احمد صاحب منجانب چک ۵۰ ضلع لائلپور	۰	۲۹
چوہدری عبدالحق صاحب دکاندار پنڈی بھاگو	-	۶
اہلیہ صاحبہ "	۰	۶

(ناظم مال وقف جدید
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ ایک عرصہ سے بعارضہ دل و دماغ جگر بیمار ہیں۔ چند دنوں سے ان کی حالت بہت خراب ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (منظور احمد خاں۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ اپنڈے سائٹس سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے دردِ دل سے التماس ہے کہ از راہ کرم دعا فرمائیں کہ خداوند شافی انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد الدین لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

(۳) بندہ کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ہر چند علاج معالجہ کیا مگر ہنوز حالت بدستور ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ مشکلات پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(غلام رسول گنائی ولد احمد گنائی موضع دلیش نگر کشمیر)

(۴) خاکسار قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بواسیر سخت تکلیف میں ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور دیگر تمام مشکلات سے نجات بخشے آمین۔

(حافظ محمد افضل دارالصدر غربی۔ ربوہ)

وصیت کے لئے ضروری شرائط

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ:۔ بریکٹوں کے اندر کی عبارت حضور کی نہیں بلکہ دفتر کی ہے (سیکرٹری)

اوّل:۔ "وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(اس لئے وصیت صحت اور تندرستی کی حالت میں کرنی چاہئیے)

دوم:۔ "اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے اور دین کی خدمت سے غافل رہتا ہے اور اس کی جائیداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔"

(بعض دوست ساری عمر ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے ہیں اور خوب کماتے ہیں۔ مگر وصیت ریٹائرڈ ہو کر یا کام کرنے سے معذور ہو کر اس وقت کرتے ہیں جبکہ وہ مالی لحاظ سے سلسلہ کی کچھ زیادہ خدمت نہیں کر سکتے بلکہ خود اپنی اولاد کے دست نگر اور ان کی امداد کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے اور ایثار و قربانی کی اصل روح کے منافی ہے)

سوم:۔ "میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ایک شخص کا گزارہ اس کی جائیداد پر ہے یا تنخواہ پر۔ اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے تو اس پر وصیت ہونی چاہئیے ورنہ ایک ہنسی بن جائے گی۔"

(اور اگر اصل چیز جس پر اس کا گزارہ ہے جائیداد ہے تو وصیت جائیداد پر ہونی چاہئیے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئیے ہر وصیت کا قانونی طور پر دونوں شقوں۔ آمد اور جائیداد پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کی جائیداد کچھ نہیں۔ وہ صرف اپنی ماہوار آمد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ وصیت میں وہ یہ بھی لکھے کہ اس وقت گو میری جائیداد کچھ نہیں۔ لیکن آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ یا مثلاً اس کی ماہوار آمد کچھ نہیں اور صرف جائیداد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر لازمی ہو گا کہ وہ یہ بھی لکھ دے کہ اس جائیداد کے علاوہ اگر میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی)

چہارم:۔ "اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ ظاہر کی شرط اس لئے ہے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے۔"

(الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل ص ۳۳۹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ۔ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانت داری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں ہے۔"

(نظارت بیت المال۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

پنڈت نہرو اور ماسٹر تارا سنگھ کی بات چیت ناکام ہوگئی

نئی دہلی ۹ جنوری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ تین گھنٹے تک بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت بھی موجود تھے۔ بات چیت کے بعد ماسٹر تارا سنگھ نے کہا میں اس بات چیت سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں۔

ماسٹر تارا سنگھ کی رہائی سے اکالی حلقوں میں پنجابی صوبہ کے قیام کے بارے میں جو امیدیں پیدا ہو گئی تھیں انہیں ماسٹر تارا سنگھ اور پنڈت نہرو کی بات چیت کی ناکامی سے سخت دھکا لگا ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ سنت فتح سنگھ کے مرن برت سے جو جمود پیدا ہوا ہے میں اسے حکومت سے بات چیت کے ذریعے ختم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ آپ نے مزید کہا اگر مرن برت سے سنت سنگھ کی موت واقع ہو گئی تو میں بھی مرن برت رکھوں گا۔

سیٹھ ڈالمیا کی ضمانت

نئی دہلی ۹ جنوری۔ بھارتی سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ جب تک سیٹھ ڈالمیا کی طرف سے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپیل کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ان کی سزائے قید معطل رکھی جائے۔ یاد رہے انہیں ماتحت عدالت نے انشورنس کمپنی کا روپیہ خورد برد کرنے کے الزام میں دو سال قید کی سزا دی تھی اور ہائی کورٹ نے یہ سزا بحال رکھی تھی۔

ملیریا کے انسداد کا منصوبہ

راولپنڈی ۹ جنوری۔ ترقیاتی ورکنگ پارٹی نے ملک بھر میں ملیریا کے خاتمے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ اور اسے عنقریب صدارتی کابینہ کی آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا اس منصوبے پر چودہ سال میں عملدرآمد ہوگا اور اس پر بانوے کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔

36

زکوٰۃ فنڈ کے قواعد و ضوابط مرتب کر لئے

لاہور ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے زکوٰۃ فنڈ جمع کرنے کے متعلق قواعد و ضوابط مرتب کر لئے ہیں۔ ان قواعد کے نفاذ کے بعد یونین کونسلوں کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے الگ فنڈ کھولنے کا اختیار ہوگا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی رضاکارانہ طور پر کی جائے گی۔ اور اسلامی قوانین کے تحت جن لوگوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہے وہ یونین کونسلوں کے زکوٰۃ فنڈ میں زکوٰۃ کی رقم جمع کرا سکیں گے۔

پاکستان اور ایران کے درمیان معاہدہ

لاہور ۹ جنوری۔ ایران کی وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ کو بتایا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان عنقریب تجارت اور ادائیگیوں کا ایک معاہدہ ہو جائیگا ترجمان نے بتایا کہ اس معاہدہ کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کو تقریباً پچاس لاکھ ڈالر کی مالیت کی اشیاء سالانہ برآمد کریں گے۔ ادائیگیاں ڈالرکی بنیاد پر کی جائیں گی۔

پاکستانی برآمدات کی فہرست میں چائے، ہلکا صنعتی سامان، کھیلوں کا سامان وزرعی آلات شامل ہوں گے۔ گزشتہ برس پاکستان نے ایران کو تقریباً ایک کروڑ روپے کی اشیاء برآمد کی تھیں۔ ایرانی ترجمان نے بتایا کہ مجوزہ تجارتی معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے پاکستان ۴ کا وفد مارچ کے مہینے میں تہران آئے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

اسّی ہزار اعزازی کارکن ۱۲ سے ۳۱ جنوری تک مردم شماری کریں گے

لاہور ۱۰ جنوری۔ مغربی پاکستان میں مردم شماری کے ڈائریکٹر مسٹر اسلم عبداللہ خاں نے کل بتایا کہ تقریباً اسّی ہزار اعزازی کارکن ۱۲ جنوری سے ۳۱ جنوری ۶۱ء تک صوبہ کے تمام شہری و دیہاتی علاقوں میں لوگوں کے گھروں میں جا کر مردم شماری کا اہم کام سرانجام دیں گے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ مغربی پاکستان کے تعلیم یافتہ و باشعور شہری اس سلسلہ میں ان اعزازی کارکنوں سے مکمل تعاون کریں گے اور اس طرح نہ صرف وہ خود مردم شماری سے متعلقہ طویل استفسارات کے جوابات خندہ پیشانی سے دیں گے بلکہ نیم تعلیم یافتہ اور ان پڑھ شہریوں کو بھی ترغیب دیں گے کہ ان استفساران کے جوابات بلا تامل صحیح دیں۔

ڈائریکٹر مردم شماری نے کل صوبائی دارالحکومت میں مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران پاکستان ...

مردم شماری کے پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ اس مردم شماری کی بناء پر ابتدائی اعداد و شمار کا اعلان یکم مارچ ۶۱ء تک ہوگا ان اعداد و شمار میں صرف یہ بتایا جا سکے گا کہ پاکستان کی کل آبادی کتنی ہے اور اس میں مردوں و عورتوں کا تناسب کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مفصل اعداد و شمار کی ترتیب فروری ۶۱ء میں مکمل ہو جائیگی۔

تیسرا تعلیم الاسلام کالج آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ابتدائی انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے

ربوہ ۹ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا تیسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اس ماہ کے آخری عشرہ میں اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں وسیع طور پر انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کالج کی ایک پختہ گراؤنڈ پہلے ہی سے موجود ہے جو پاکستان کی بہترین گراؤنڈز میں شمار ہوتی ہے۔

محترم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج نے ایک اور گراؤنڈ ٹیمنٹ کی تیار کروائی ہے۔ اب کالج سیکشن کی ٹیمیں بھی پختہ معیاری گراؤنڈ پر میچ کھیل سکیں گی تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ ربوہ کی باسکٹ بال کی گراؤنڈز کو بھی نئی شکل دی جا رہی ہے۔

یاد رہے کہ ٹورنامنٹ تین حصوں پر مشتمل ہے:۔
(۱) کلب سیکشن
(۲) کالج سیکشن
(۳) سکول سیکشن

ملک بھر کی نامور ٹیموں کے علاوہ مرکز سلسلہ کے تین تعلیمی ادارے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہے ہیں۔ یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج۔

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کی مجلس عاملہ اور مجلس منتخبہ کے اراکین کے علاوہ پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری جنرل بھی ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ربوہ تشریف لائیں گے۔ ٹورنامنٹ ۱۹ جنوری سے شروع ہو کر ۲۱ جنوری تک جاری رہے گا۔

(نامہ نگار)

مسٹر بھٹو روم پہنچ گئے

روم ۱۰ جنوری۔ پاکستان کے قومی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو گزشتہ شب ماسکو سے روم پہنچ گئے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اور وہ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ شیعہ اور سنی اور اہل حدیث کے مابین عملاً ایسے کوئی اختلافات نہیں ہیں۔

(۴) معلوم نہیں مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی ماننے سے کیا ظلم ہو جاتا ہے جبکہ تمام مسلمان مانتے ہیں کہ مہدی اور مسیح اس امت میں آنے والے ہیں جو اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ ملک صاحب یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح ہونا گویا اسلامی عقیدہ نہیں۔

(۵) ملک صاحب یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ عام مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان کوئی ناقابل عبور خلیج حائل ہے حالانکہ لاکھوں احمدی عام مسلمانوں میں ہی سے جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور انہوں نے کوئی خلیج درمیان حائل نہیں پائی۔

یہ چند غلط فہمیاں ہیں جو مودودی صاحب کے شاگرد ملک صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف اسی ادارتی نوٹ کے ذریعہ پھیلانا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہے کہ ملک صاحب کی ان کارروائیوں کو ناکام بنائیں اور جو غلط فہمیاں وہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کو دور کریں۔

یہ تو ہم نے چلتے چلتے صرف ملک صاحب کے اس ادارتی نوٹ سے چند غلط فہمیوں کا ذکر کیا ہے جو وہ لوگوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلاتے رہتے ہیں۔ کسی دوسری نشست میں ہم بہت سی ایسی غلط فہمیوں کا حوالہ پیش کریں گے جو مودودی صاحب اور ان کے رشید شاگرد احمدیت کے متعلق ایک سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے ماتحت پھیلاتے رہتے ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کے والد مکرم میاں حبیب اللہ صاحب آف حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ شدید طور پر بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے احباب کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ آمین۔

(نذیر احمد سیالکوٹی)

دعوتِ ولیمہ

مکرم محمد عبداللہ خاں صاحب سابق انجنیئر نواب شاہ کے فرزند حمید اللہ خان صاحب کی دعوتِ ولیمہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ کے مکان پر ہوئی جس میں متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حمید اللہ خان صاحب کا نکاح ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب آف جہلم کے ہمراہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر پڑھا تھا اور ان کی شادی جلسہ سالانہ ۶۰ء سے معاً قبل عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

محترم چوہدری شریف احمد صاحب وجلوی کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۷۴ سال تھی ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۶ جنوری ۶۱ء بعد نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴